



مناظرہ سورت

مناظرہ مابین اہل سنت و جماعت و اہل دیابندہ

۱۳۶

- موضوع: کفریات دیوبند
- مناظر اہل سنت: شیر پیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت ابوالفتح صاحب قبلہ
- مناظر اہل دیابندہ: مولوی محمد حسین صاحب راندیری

بجمرہ فعالی^۳

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ، جس میں حضرت شیر پیشہ اہل سنت
ناصر سنیت، کاسر دیوبندیت حضرت مولانا، مولوی، حافظ، قاری ابوالفتح
عبید الرضا محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی دام مجرہم العالی
مفتی جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف کا
راندیر، ضلع سورت کے دیوبندی مولوی محمد حسین صاحب سے راندیر میں
مناظرہ ہونا، وہابیوں کا اپنے بڑوں تھانوی، گنگوہی، انبٹھی کو مسلمان
ثابت کرنے سے عاجز آنا، اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت نہ دے سکنا،
دیوبندیوں کی چمکتی ”المہند“ کی جھوکوں کا ثبوت اور کافی مفید و نافع
مضامین درج ہیں۔

۱۳۷

مسمیٰ بنام تاریخی
”راندیر“ میں سنیوں کی فتح عجیب

۱۳

۵

۴۴

ملقب بلقب تاریخی

وہابیہ جہول راندیر کو شکست

۱۳۸

۱۳ ۵ ۲۲

جس سے راندیر کے دیوبندی مولویوں کا ایمان واضح ہے۔

﴿مرتبہ﴾

مولانا محمد نظام الدین صاحب قادری نوری ہدایت رسولی قدس سرہ

صفحہ نمبر	مشمولات	شمار نمبر
۱۳۹	مناظرہ راندیر، سورت	۱
۱۴۵	غیر مقلدین کا شیر پنجاب بطرز شغال	۲
۱۴۵	دیوبند کا چندہ بند کر دیں گے	۳
۱۴۷	حفظ الایمان کا محاسبہ	۴
۱۴۷	الامداد کا محاسبہ	۵
۱۴۸	برابین قاطعہ کا محاسبہ	۶
۱۴۹	شرح مواقف کی عبارت کی غلط تشریح	۷
۱۵۱	المحمد کی غلط بیانی	۸
۱۵۲	عبارت تھانوی پر ایک لطیفہ	۹
۱۵۳	گدھے کو بھی علم غیب ہے اور بھینس کو بھی	۱۰
۱۵۴	راندیری کی گھبراہٹ	۱۱
۱۵۷	فاروق اعظم پر توہین رسالت کا الزام	۱۲
۱۵۶	حدیث قرطاس	۱۳
۱۵۷	حدیث اخذ ثوبہ اور ایک وہابی کا لطیفہ	۱۴
۱۵۹	توہین، اقرار اور نکمکش	۱۵
۱۶۳	تبصرہ بر مناظرہ راندیر، سورت	۱۶
۱۶۷	ضمیمہ مناظرہ راندیر، سورت	۱۷
۱۶۸	مناظرہ راندیر کے اکیس سوالات	۱۸
۱۷۲	آخری گزارش	۱۹
۱۷۴	وہابیوں و دیوبندیوں کو اعلان	۲۰
۱۷۷	مناظرہ پادریہ بڑودہ کا حال	۲۱
۱۸۲	آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ کے اہم اور ضروری شرائط	۲۲
۱۸۶	ضروری گزارش، ضروری اطلاع	۲۳
۱۸۷	شکریہ جناب مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بر فتح مناظرہ پادریہ	۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله خالق البرایا. والصلوة والسلام علی حبیبہ المطلاع
باذن ربہ علی الغیوب والخفایا. العلیم بالسرائر والخبایا. قاسم خزائن
اللہ ومختار نعمہ ومانح العطایا. شفیع الذنوب ومقیل العثرات وماحی
الخطایا. والہ وصحبہ. وابنہ وحزبہ. وعلماء ملتہ واولیاء امتہ. وعلینا
وعلی سائر اہل سنتہ. وجميع المجتہدین لدینہ. والمتوسلین بذیل
جماعتہ. آمین.

۱۳۰

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے عزیز سنی بھائیو!

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے حبیب و محبوب مطلع علی الغیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا
سچا بندہ بارگاہ بنائے (آمین)

حضور پر نور امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، سیدنا اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ احمد
رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی اور نام نامی
سے کون سنی مسلمان ناواقف ہے؟ وہابیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو جس نے روکا،
ہزار ہا بندگان خدا کو دیوبندیت کے جال سے جس نے بچایا، اقطار و اکثاف کے اشار
کفار و مرتدین کے شر و فریب سے جس نے بھولے بھالے سنیوں کو محفوظ رکھا، وہ حضور
اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی ذات قدسی صفات ہے، اہل سنت کا بچہ بچہ اگر
حضور کے احسانات کا شکریہ مدت العمر ادا کرتا رہے تو بھی حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ
7 کے بار احسان سے سبک دوش نہیں ہو سکتا۔ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بندگان خدا
سے ہیں، جن کا فیض بعد وصال بھی جاری رہتا ہے۔ آستانہ عالیہ رضویہ سے اب بھی
اہل سنت کے لیے ہدایت کے چشمے جاری ہیں۔ حضور کا مقدس دارالعلوم جامعہ رضویہ

منظر اسلام اہل سنت و جماعت، بریلی شریف سٹی بھائیوں کو ہدایت و رہنمائی کے لیے بہترین خدمات انجام دے رہا ہے، اس کے علما و مبلغین شہروں، قصبوں، دیہاتوں میں حمایت اسلام و حفاظت مذہب اہل سنت کے لیے دورے کر رہے ہیں۔

دارالعلوم کا ایک وفد جو حضرت واعظ اسلام، حامی سنت، حاجی بدعت، مولانا مولوی محمد غلام رسول صاحب قادری رضوی بھاگل پوری قدس سرہ العزیز مبلغ آستانہ عالیہ رضویہ اور حضرت شیر پیشہ اہل سنت، ناصر سنیت، سرشکن دیوبندیت، مولانا مولوی حافظ وقاری ابوالفتح، عبیدالرضا، محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنؤی قدس سرہ العزیز مفتی جامعہ رضویہ، بریلی شریف پر مشتمل تھا۔ تقریباً چار ماہ ہوئے بمبئی، مبلغ و ہابیہ عبدالشکور کا کوری ایڈیٹر ”النجم“ سے مناظرہ کرنے کے لیے آیا۔ وفد مذکور نے بمبئی، پونہ، تھانہ، بھونڈی، کلیان وغیرہ مقامات میں جو پیش بہا خدمات انجام دیں وہ وقتاً فوقتاً رسالت بمبئی، صوت الحق بمبئی، غالب ممبئی وغیرہ سنی اخبارات میں شائع ہوتی رہیں۔ ہمارا شہر سورت بھی حضرت شیر پیشہ سنت سیف اللہ المسلمول مولانا مولوی محمد ہدایت رسول صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مداح الحبیب مولانا مولوی محمد جمیل الرحمن خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت حامی سنت مولانا محمد بشیر الدین خاں صاحب بڑودوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی مقدس دردمند ملت ہستیوں کے جوار رحمت و سایہ فضل رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم میں چلے جانے کے بعد و ہابیوں دیوبندیوں کی جولان گاہ بن گیا تھا۔ رحمت الہی سے امید تھی کہ بمبئی میں ان حضرات حامیان دین و سنت کے ورود مسعود کی خبر سن کر مسرت بے اندازہ ہوئی، اور ہم غریب سنیوں نے ان حضرات کو سورت تشریف لانے پر مجبور کیا۔ الحمد للہ کہ ہماری عرض قبول فرمائی گئی۔ اور ان حضرات نے اپنے مبارک قدم سے اس سرزمین کو شرف فرمایا۔

یہاں کے جلسوں کی کیفیت اور مسلمانوں کا ان چہاغان بزم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پروانہ وار شمار ہونا، بہت سے بھٹکے ہوؤں کا راہ راست پر آجانا وغیرہ واقعات کی

تفصیل کرنی طوالت چاہتی ہے۔ تقریباً دو سال ہوئے کہ علاقہ گجرات کے دیوبند ثانی بلکہ دیوبند کے باعث بقا و سبب زندگی ”راندیر“ ضلع سورت کے وہابیوں، دیوبندیوں نے ایک اردو ٹیچر منشی عمر خاں کے نام ایک تحریر ”فضل رب خبیر“ شائع کروائی۔ اس میں علاوہ قسم قسم کی گستاخیوں بے باکیوں کے صفحہ ۱۱ پر یہ مضمون بھی تھا کہ:

”حرین شریفین سے دیوبندیوں کے کفر پر جو فتوے لیے گئے ہیں جب علمائے حرین پر اصل عبارات ظاہر ہوئیں تو انھوں نے دیوبندیوں کو کفر کے فتوے سے بری کر دیا اور انہیں مسلمان لکھ دیا۔“

۱۴۲

حضرات علما نے یہاں آکر جب ”فضل رب خبیر“ ملاحظہ فرمائی تو خیال ہوا کہ راندیر کے دیوبندیوں سے وہ دوسرا فتویٰ دیکھ لیا جائے۔ اس بنا پر حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب نے ایک خط منشی عمر خاں کو لکھا کہ اپنے بڑوں کو بلائیے، اور حرین شریفین کا وہ فتویٰ جس میں علمائے حرین نے دیوبندیوں کو مسلمان لکھ دیا ہے ہمیں دکھائیے۔

عمر خاں نے اس چیلنج کو قبول کیا، اور مختلف تحریروں کے آنے جانے کے بعد۔ جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ لکھ دیا کہ ہماری طرف سے مناظرین مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر ”النجم“ اور مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی ہوں گے۔ حضرت شیر پیشہ سنت مولانا حشمت علی صاحب نے تاریخ مناظرہ ۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ روز پنج شنبہ دس بجے دن کو، اور مقام مناظرہ خود وہابیوں کی محبوب مسجد چنار واڑہ۔ جس میں اس سے پہلے علمائے اہل سنت کو مناظرہ کے لیے بلاتے رہے اور ان حضرات نے انہیں قابل خطاب نہ سمجھ کر ان کی اس ہوس کو پورا نہ کیا تھا۔ مقرر کر دیا۔ اور صاف لکھ دیا کہ بروز پنج شنبہ ۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ دس بجے دن کو ان شاء اللہ میں ضرور ”راندیر“ حاضر ہوں گا آپ اپنے مناظرین کو تیار رکھیں، دو شنبہ، سہ شنبہ کو بمقام پادروہ علاقہ، ریاست

بڑودہ میں غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر ”اہل حدیث“ سے تحریری مناظرہ ہوا۔ جس میں حضرت شیر پیشہ سنت مولانا حشمت علی صاحب نے غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل کو گل در گل ثابت کر دکھایا۔

غیر مقلدوں کا شیر پنجاب شیر پیشہ سنت کے مقابل میں شغال نظر آیا۔ دور و ترک شیر پنجاب نے کوششیں کیں۔ دانتوں پسینہ آگیا۔ شیری پنجاب سے کام لینا چاہا مگر غیر مقلدوں کا کفر نہ اٹھا سکے، انہیں مسلمان ثابت نہ کر سکے، جانہیں کی دستخطی تحریریں موجود ہیں جو ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہو کر اہل سنت کو شادماں اور غیر مقلدین کو نادم بنائیں گی۔ چہار شنبہ کو وہاں سے فارغ ہو کر حضرات علم سے مبلغین جامعہ رضویہ سورت پہنچے اور پنج شنبہ کو اپنے وعدے کے مطابق ”راندیر“ پہنچے ابھی مسجد چنار واڑہ دور تھی کہ پولیس کے سپاہی آگئے اور کہا کہ آپ کے متعلق ایک عرضی دی گئی ہے۔ اس لیے پہلے آپ کو تھانہ میں چلنا پڑے گا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے ناپاک دھرم میں یا رسول اللہ! یا غوث! کہنا شرک ہے انہوں نے مناظرہ سے جان بچانے کے لیے یا پولیس! المدد، یا تھانہ دار! الغیاث، کا ڈبل شرک اوڑھا ہے۔ حضرات علماے کرام تھانہ میں پہنچے، تھانہ دار صاحب سے باتیں ہوئیں، اور جب ان کی سمجھ میں آگیا تو کہہ دیا: آپ جانیئے، وعظ و مناظرہ جو چاہیے کیجیے مگر فساد نہ ہونے پائے۔

۱۴۳

اب حضرات علما وہاں سے پھر مسجد چنار واڑہ پر پہنچے، مسجد میں داخل ہونا چاہا تو بعض صاحبان وہابیوں کی طرف سے آئے اور نہایت شریفانہ انداز سے فرمایا: ”یہاں نہ اترو، متولی کی اجازت نہیں۔“ بہت کچھ کہا گیا مگر ان حضرات کو علما کا داخل ہونا کسی طرح منظور نہ ہوا اور یہاں تک کہہ دیا کہ: ”یہ مسجد نہیں بلکہ ہمارا گھر ہے بغیر ہماری اجازت کے تم اندر نہیں گھس سکتے ہو۔“ اس کی وجہ یہ تھی کہ در بھنگی اور کا کوری صاحبان کو سنا گیا کہ مناظرہ کے تار دیے گئے، مگر جب انہیں معلوم ہوا کہ خدام آستانہ عالیہ رضویہ سے مقابلہ کرنا پڑے گا تو ان دونوں نے آنے سے صاف انکار کر دیا۔ مجبوراً

10

حضرات علما واپس ہوئے۔ اور حضرات تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آستانے کے قریب مسجد نہایت واڑہ میں آکر بیٹھے اور اپنے سنی بھائیوں کو صبر و سکون کی تلقین فرمائی اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حضور تمام حاضرین اہل سنت نے کھڑے ہو کر دست بستہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔

یہاں تو یہ حال تھا اور ادھر سنا گیا کہ بعض دولت مندوں نے راندیر کے دیوبندی مولویوں سے یہ کہا کہ: ”اگر تم نے مناظرہ نہ کیا تو ہم دیوبند کا چندہ بند کر دیں گے۔“ مجبوراً حضرات دیوبندیہ مسجد نہایت واڑہ میں آپہنچے اس وقت کی گفتگو کا شریفانہ انداز تو کچھ ان ہی سے پوچھیے جو وہاں موجود تھے دیوبندی تہذیب اپنی انوکھی زبانی باکی تر چھی ادائیں دکھا رہی تھی۔ ایک صاحب اچھل کر اپنی ٹوپی پھینک دیتے ہیں، ایک مولوی صاحب کو دکر اپنا عمامہ اچھال دیتے ہیں، کوئی مولوی صاحب سر برہنہ ہو کر چیخ پڑتے ہیں، کوئی صاحب گھبرا کر چلا اٹھتے ہیں۔ مگر سنیوں نے تحمل سے کام لیا۔ حضرت شیر پیشہ سنت و حضرت واعظ اسلام نے اپنے بھائیوں کو ترکی و بر ترکی جواب دینے سے باز رکھا اس خاص انداز گفتگو سے وہابیہ کا مقصد بجز اس کے اور کیا تھا کہ فتنہ و فساد برپا ہو اور مناظرہ کی آفت سر سے ٹلے۔ بار بار یہی تقاضا تھا کہ ہمارے مولوی مناظرہ کے لیے کسی وجہ سے نہ آسکے، مناظرہ آپ ہمارے ساتھ کر لیں۔ ادھر سے کہا جاتا ہے کہ ”ہم آپ کے ساتھ نہیں کرتے آپ اپنے تحریر کردہ مناظرین کو بلائیے اور مناظرہ ان سے کروائیے۔“ مولوی محمد حسین صاحب نے فرمایا: ”اگر ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ تک آپ ٹھہریں تو ان ہی کے ساتھ کر لیں۔“

۱۔ مسلمانو یہ وہی مولوی محمد حسین صاحب ہیں جو مختلف مقامات اور گاؤں میں مدر سے کھول کھول کر مسلمانوں کے بچوں کو وہابی، دیوبندی بتا رہے ہیں۔ وہابیوں کی کتاب ”تعلیم الاسلام و بہشتی زیور“ کی اشاعت میں سرگرم ہیں۔ اشاعت اسلام کے بہانے سے مسلمانوں سے چندہ وصول کراتے اور واقف مسلمانوں اور ان کے بچوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ سینہ ہوشیار دیکھو! وہابیہ تمھاری سنت کی تاک میں ہیں، مسلمانو خبردار! دیکھو! دیوبندیہ تمھاری مسلمان پرمنہ مار کر تمھیں وہابی بنانا چاہتے ہیں، و ما علینا الا البلع۔

حضرت واعظ اسلام مولانا غلام رسول صاحب نے فرمایا: ”ہم ۱۵ راتک ٹھہر جائیں گے، آپ ایڈیٹر ”انجم“ اور درجہنگی صاحب کو بلا لیجیے مناظرہ ہم ان ہی کے ساتھ کریں گے۔“ راندیری جی نے پھر پلٹا کھا کر فرمایا: ”نہیں پندرہ تاریخ کو چھوڑیے مناظرہ ہمارے ہی ساتھ کر لیجیے۔“ اس سے ثابت ہو گیا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے بڑے بڑے چوٹی کے مناظر شیر پیشہ سنت کے مقابل آنے اور اپنے اذتاب کی مشکل کھولنے سے مجبور ہیں۔“ راندیر کے وہابی مولویوں کی طرف سے اصرار ہوا کہ تحریری مناظرہ نہ ہو صرف تقریری ہو اس لیے کہ انہیں معلوم تھا کہ مناظرہ میں حق پر باطل کبھی غالب نہیں آسکتا، یقیناً انہیں شکست ہوگی، اگر مناظرہ تحریری ہوگا تو جانین کی دستخطی تحریریں پبلک کے سامنے پیش ہوں گی اور وہابیوں کا عجز و فرار اس وقت تک پیش نظر رہے گا جب تک وہ تحریریں باقی رہیں گی اور جس طرح اب وہابیہ اخباروں، اشتہاروں میں اچھل کود رہے ہیں اس کا موقع نہ رہے گا، دنیا دیکھ لے گی کہ وہابیہ دیوبندیہ اپنا اور اپنے بڑوں کا کفر نہیں اٹھا سکتے، پھر یہ بھی کہا گیا کہ مناظرہ جلسہ عام میں نہ ہو بلکہ سو (۱۰۰) سو (۱۰۰) آدمی جانین کے ہوں اور خود وہابیوں کے مدرسہ محمدیہ واقع مورابھاگل راندیر میں مناظرہ ہو، مقصود یہ تھا کہ نہ علمائے اہل سنت ان لغو و بیہودہ شرطوں کو منظور کریں گے نہ مناظرہ ہوگا، جاہلوں کو سمجھالیں گے کہ ہم مناظرہ کے لیے تیار تھے علمائے اہل سنت نے منظور ہی نہ کیا، مگر شیر پیشہ سنت مولانا حشمت علی صاحب نے ”وَأَمْسَى أَهْمُ إِنَّ كَبِدِي مَتَيْتٌ“ پر بھروسہ کر کے ساری شرطیں ان کی منظور فرمالیں اور شنبہ ۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۴ھ کو دن کے دس بجے مناظرہ شروع ہوا، حضرت شیر پیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی صاحب کے ہمراہ حضرت واعظ اسلام مولانا مولوی غلام رسول صاحب مبلغ آستانہ عالیہ رضویہ، حضرت مولانا مولوی محمد یوسف صاحب فقیہ قادری چشتی اشرفی خطیب جامع مسجد بھونڈی، حضرت مولانا مولوی حافظ محمد عبد المجید صاحب دہلوی، حضرت مولانا مولوی سید غیاث الدین صاحب، جناب مولانا مولوی سید احمد علی

صاحب سارسوی اور جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب کشمیری تھے۔

حضرت شیر بیضہ سنت مولانا مولوی حشمت علی صاحب نے اپنا دعویٰ کہ ”دیوبندی مولوی کافر ہیں“ اس طرح ثابت فرمایا کہ:

(۱)..... اشرف علی تھانوی نے ”حفظ الایمان“ صفحہ ۶ پر لکھا:

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید، عمرو، بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

۱۴۶

دیکھئے! تھانوی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں، کل علم غیب اور بعض علم غیب، کل علم غیب تو خود ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے عقلاً و نقلاً باطل مانا اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہ رہا مگر بعض علم غیب تو اسے کہتے ہیں کہ ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کے لیے بھی حاصل ہے۔ یہ یقیناً حضور کی توہین ہے اور حضور کی توہین کرنے والا یقیناً کافر ہے۔

(۲)..... رسالہ ”الامداد“ تھانہ بھون، صفر، ۱۳۳۶ھ میں ایک واقعہ چھاپا گیا ہے

کہ ایک شخص خواب میں ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ“ پڑھتا ہے، بیدار ہو کر درود پڑھتا ہے ”اللہم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی“ دن بھر اس کا یہی حال رہتا ہے تھانوی صاحب اسے تو بتو تجہید اسلام کا حکم نہیں دیتے بلکہ اس پر راضی رہتے ہیں، اور جواب لکھتے ہیں: ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔“ غیر نبی کو نبی کہنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں کافر ہیں۔

13

(۳).....رسالہ ”الامداد“ صفر، ۳۵ھ میں ہے:

”ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں، میرا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا (کہ کمسن بیوی ملے گی) اس مناسب سے کہ جب حضور نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔“

ملاحظہ ہو! کشف میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تشریف لانا گڑھا اور تعبیر یہ دی کہ کم سن بیوی ملے گی یہ کھلی توہین ہے، وہ تو مسلمانوں کی ماں ہیں ان کی ناقہ مبارکہ کے پاؤں کے نیچے کے غبار پر ہماری ماؤں کی عزتیں، آبروئیں صدقے ہوں، کوئی بھنگی سا بھنگی، چمار سا چمار، ذلیل سا ذلیل، رذیل سا رذیل بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھ کر بیوی ملنے سے تعبیر نہ دے گا۔

۱۳۷

(۴).....”انیٹھوی وگٹگوہی صاحبان نے ”برائین قاطعہ“ صفحہ ۲۶ پر لکھا:

”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے، آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ تو عربی ہیں آپ کو یہ کلام کہاں سے آگیا؟ فرمایا: ”جب سے علماے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی“ سبحان اللہ! اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یوں کہنا کہ دیوبندی مولویوں سے مل کر اردو زبان آگئی حضور کی کھلی توہین اور کھلا کفر ہے۔

14

(۵).....”برائین قاطعہ“ صفحہ ۵۱ پر خلیل احمد انیٹھوی ورشید احمد گٹگوہی لکھتے ہیں:

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک

ثابت کرتا ہے۔“

ملاحظہ ہو! شیطان کے لیے تمام روئے زمین کا علم غیب نص سے یعنی قرآن عظیم و حدیث کریم سے ثابت مانا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننے کو شرک بتایا، یہ کھلی توہین اور قطعی کفر ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب راندیری وہابیوں کی طرف سے مناظر تھے اور ان کی مدد پر مولوی مہدی حسن صاحب، مولوی محمد ابراہیم صاحب، مولوی عزیز گل صاحب وغیرہ تھے۔ بجائے اس کے کہ اپنے پیشواؤں سے کفر کو اٹھاتے اٹے سولات شروع کر دیے کہ کافر کی کیا تعریف ہے؟ ضروریات دین کسے کہتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ حضرت شیر پیشہ سنت نے ان کا ایک مختصر اور فیصلہ کن جواب دے دیا کہ: ”ان سولات کے جو جوابات آپ کے نزدیک ہیں وہی ہمیں بھی مسلم ہیں ان میں وقت ضائع نہ کیجیے اپنے بڑوں سے کفر اٹھائیے۔“

راندیری صاحب نے ”شرح مواقف“ کی عبارت بہت چمک کر پیش کروائی^{۱۲} اور کہا: ”جو مضمون ”حفظ الایمان“ میں ہے وہی ”شرح مواقف“ میں ہے پھر شارح مواقف کو بھی کافر کہیے۔“

حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا کہ:

”آگے اور پیچھے پڑھیے ”کما اقررتہم بہ اور حیث جو ز تموہ“

یعنی فلاسفہ پر اعتراض ہے کہ تم کہتے ہو کہ بیماروں اور سونے والوں اور ریاضت کرنے والوں کو بھی غیب کا علم ہو جاتا ہے تو تمہارے مذہب پر علم غیب

^{۱۲} یعنی مناظر وہابیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب تھے مگر عبارت ”شرح مواقف“ مولوی مہدی حسن صاحب سے پڑھوائی۔

نبی اور غیر نبی سب کو ہوتا ہے یہ شارح مواقف کا مذہب نہیں بلکہ فلاسفہ کا قول ہے شارح مواقف اس کا رد فرما رہے ہیں بخلاف ”حفظ الایمان“ کے کہ اس میں خود اپنی طرف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دی۔ تھانوی صاحب کافر ہیں اور شارح مواقف مسلمان ہیں۔“

حضرت شیر پیشہ سنت نے علمائے حرین کا متفقہ فتویٰ ”حسام الحرمین شریف“ پیش کیا کہ تمام علمائے حرین طہیین نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ تھانوی کافر اور جو اس کے کفر پر آگاہ ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔ اس کے جواب میں راندیری جی نے ”المہند“ پیش کی اور کہا کہ اس میں بھی علمائے حرین شریفین کی پچاس مہریں ہیں علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ نے دیوبندیوں کو بالخصوص تھانوی صاحب کو مسلمان لکھا ہے۔ حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا: ”المہند“ میں کل پانچ مہریں حرین شریفین کی ہیں باقی ساری مہریں علامہ برزنجی کے رسالے پر تھیں اس پر سے اٹیٹھوی صاحب نے ”المہند“ پر اتار لیں، باقی سب مصر، دیوبند وغیرہ کے وہابیوں کی مہریں ہیں پھر ان پانچ میں حضرت مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب کی نسبت خود اقرار ہے کہ ان حضرات نے اپنی تقریظیں واپس لے لیں اور نقل دونوں کی ”المہند“ میں موجود ہے۔ جب ان دونوں حضرات پر اٹیٹھوی صاحب کی فریب کاری کھل گئی تو انہوں نے اپنی تصدیق لے لی اور ”المہند“ کو قابل تصدیق نہ جانا پھر ان کی مہر نقل کر لانا اور واپسی کا اقرار چھاپ دینا وہی مضمون ہے کہ۔

چہ دلا و راست وز دے کہ بکف چراغ دارد

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ”المہند“ ایک جعلی، جھوٹی، بناوٹی، فرضی، مصنوعی کتاب ہے اس میں اصلی عبارتیں دیوبندیوں کی نہیں لکھیں، ملاحظہ ہو ”المہند“ میں تھانوی کا کلام یوں نقل کیا:

”پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب، کوئی غیب کیوں نہ ہو، پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگر چہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔“

”حفظ الایمان“ کی اصل عبارت آپ کے پیش نظر ہے بتائیے یہ جعلی عبارت اس میں کہاں ہے؟ اگر انیٹھوی جی کو اصل عبارت میں کوئی کفر کوئی توہین نظر نہیں آئی، تو وہی اصل عبارت کیوں نہیں پیش کی؟ دوسری عبارت کیوں گڑھی مگر معلوم ہوا کہ اس کی اصل ہی میں خطا تھی دیوبندی حضرات بھی اسے کفر و توہین جانتے تھے اسی وجہ سے اصل عبارت نہیں پیش کی ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے اگر آپ ”المہند“ کی عبارت ”حفظ الایمان“ میں دکھادیں تو آپ جیتے میں ہارا۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کو خوف اور یقین تھا کہ اگر اصل عبارت ”حفظ الایمان“ پیش کر دی جائے گی تو اس میں ضرور توہین و کفر ہے پھر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ سے قسمت کا لکھا کفر کا تمغہ مل جائے گا ورنہ اس عبارت بدلنے کی کوئی معقول وجہ پیش کی جائے۔ اب تو راندیری جی بغلیں جھانکنے لگے یہ مطالبہ آخر تک دیوبندیوں و ہابیوں پر قائم رہا اور وہ اسے ہاتھ نہ لگا سکے اور نہ اب کوئی وہابی دیوبندی ”المہند“ میں ”حفظ الایمان“ کی عبارت دکھا سکتا ہے۔ حضرت شیر پیشہ سنت نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ اگر ”حفظ الایمان“ کی عبارت میں کوئی توہین نہیں تو آپ تھانوی جی کے لیے بھی ایسا ہی لکھ دیجیے کہ ”مولوی اشرف علی کوکل علم نہیں بعض علم ہے تو اس میں ان کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم تو گدھے، کتے، الو، سور، بھینس، بیل کے لیے بھی حاصل ہے۔“ یہ مطالبہ بھی راندیری جی پر اخیر تک قائم رہا۔ راندیری جی نے ”حفظ الایمان“ کے گھاؤ میں بتی رکھوانے کے لیے ”بسط البنان“ تھانوی جی کی کھولی اور اس کی طویل عبارت سنا کر بولے ”ایسا کالفظ ہمیشہ تشبیہ کے لیے نہیں آتا اور اگر تشبیہ

کے لیے بھی ہو تو من کل الوجوہ نہیں بلکہ من بعض الوجوہ۔“

حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا:

”مولوی صاحب! اگر میں آپ کو کہوں کہ آپ کی صورت کی کیا تخصیص ہے؟ ایسی تو گدھے کی بھی ہے، آپ کی ناک کی کیا خصوصیت ہے، ایسی ناک تو سور کی بھی ہے، اور ایسی ناک کتے کی بھی ہے۔ آپ برا نہ مانیے میں ”بسط البنان“ کی طرح کہہ دوں گا کہ ”ایسی“ کا لفظ ہمیشہ تشبیہ کے لیے نہیں آتا اور اگر تشبیہ بھی ہو تو من کل الوجوہ نہیں بلکہ من بعض الوجوہ۔ سور، کتے، گدھے کی ناک اور صورت بھی خدا کی مخلوق ہے، اور آپ کی ناک اور صورت بھی خدا ہی کی مخلوق ہے، وہ بھی گوشت پوست کی بنی ہوئی ہے، اور آپ کی بھی گوشت پوست سے بنی ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ وجوہ مشابہت چند ہیں۔ اگر آپ کو یہ برا لگے تو ثابت ہو جائے گا کہ ”حفظ الایمان“ میں ضرور توہین ہے۔“

۱۵۱

اس پر دیوبندی مولوی چیخ پڑے کہ یہ گالیاں ہیں یہ ہماری توہین ہے حضرت شیر پیشہ سنت نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”الحمد للہ فیصلہ ہو گیا جب ایک عبارت آپ جیسے مولویوں کی شان میں توہین ہے تو ویسی ہی عبارت ”حفظ الایمان“ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔“

یہ سن کر راندیری جی سٹ پٹا گئے اور کوئی جواب نہیں بن پڑا اور نہ اب کوئی دیوبندی اس کا جواب لاسکتا ہے۔ راندیری جی نے بہتیری کوشش کی مگر تھانوی جی کا کفر نہ اٹھا سکے جو بات کہی اس کا دندان شکن جواب دے دیا گیا تو گھبرا کر پھر ”بسط البنان“ تھانوی جی کی لے کر یہ مضمون پڑھا کہ تھانوی جی نے فرمایا: ”یہ خبیث مضمون میں نے کسی کتاب میں نہیں لکھا جو شخص صراحتاً یا اشارۃً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو جانوروں کی طرح بتائے وہ کافر ہے۔“

18

حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا: ”حفظ الایمان“ چھٹی ہوئی نہیں چھٹی ہوئی موجود

ہے دیکھ لیجیے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کل علم غیب کا انکار کیا ہے۔ اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے بعض ہی علم غیب رہ گیا اسی کو منہ بھر کر کہہ دیا کہ: اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ پھر ”بسط البنان“ میں انکار کرنا اور ایسا کہنے والے کو کافر کہنا تفسیق نہیں تو اور کیا ہے؟ بلکہ یہ تو خود اپنے اوپر کفر کا فتویٰ دینا ہوا۔ ”حفظ الایمان“ میں دنیا دیکھ رہی ہے کہ تھانوی جی نے یہ مضمون لکھا اور ”بسط البنان“ میں ایسا کہنے والے کو کافر کہا تو تھانوی جی اپنے منہ آپ کافر ہو گئے۔

راندیری جی اس کے جواب میں بھی دم سادھ گئے۔ حضرت شیر پیشہ سنت نے ایک سوال یہ بھی کیا تھا: ”ایسا علم غیب جانوروں کو بھی حاصل ہے“ یہ مضمون ”حفظ الایمان“ میں موجود ہے۔ کیا آپ کسی آیت یا حدیث یا کسی دلیل شرعی سے ثابت کر سکتے ہیں کہ گدھے کو بھی علم غیب ہے اور بھینس کو بھی علم غیب ہے اور کتے کو بھی اور سور کو بھی؟“ یہ مطالبہ بھی اخیر تک راندیری جی پر قائم رہا اور اب بھی کوئی وہابی، دیوبندی جانوروں کے لیے کسی دلیل شرعی سے علم غیب ثابت نہیں کر سکتا۔

رسالہ ”الامداد“ (صفر، ۱۳۳۶ھ) میں کلمہ اشرفی پڑھوانے کو تلمیذ بخش بتانے کی راندیری جی نے یہ تاویل کی: ”وہ خواب کا معاملہ ہے بے اختیاری کا واقعہ ہے۔“ حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تھانوی جی کو دن بھر گالیاں دیتا رہے اور شام کو کہہ دے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی، میں تو آپ کی تعریف کرنا چاہتا تھا مگر زبان میرا کہنا نہیں مانتی تھی، آپ کو گالیاں ہی دیے جاتی تھی کیا اس کا یہ عذر تھانوی جی کو مقبول ہوگا؟“

وہ تو دن بھر اشرفی کو جاگتے ہوئے ہوش وحواس کے ساتھ نبی چپے (کہے) اور اس کا کلمہ پڑھے اور آپ کے نزدیک خواب و بے اختیاری کا واقعہ ہے۔ راندیری جی اس کے جواب میں دم بخود ہو گئے۔ راندیری جی نے ایک صاحب کا واقعہ حدیث سے بیان کیا: ”جب ان کا اونٹ مل گیا تو خوشی میں بے اختیار ہو کر ان کے منہ سے نکلا کہ

اے خدا تو میرا بندہ، میں تیرا خدا۔“

حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا: ”بے اختیاری میں زبان سے ایک دو جملے مختصر نکل سکتے ہیں نہ کہ دن بھر کوئی کفر بکتا رہے اور اتنا ہوش بھی ہو کہ اس کفر کو کفر ہی جانتا ہو اور شام کو کہہ دے میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ کوئی ایسا واقعہ جہان میں بتائیے کیا کہیں ایسا ہوا ہے؟ یا ہو سکتا ہے؟“

راندیری جی اس کے جواب سے بھی عاجز رہے۔ راندیری جی نے اپنی فرار کی گلیاں بند پا کر گھبراہٹ میں کہہ دیا: اگر کافر ہوا تو وہ جس نے ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی“ پڑھا، اس میں تھانوی صاحب کا کیا کفر ہے؟“

۱۵۳

حضرت شیر پیشہ سنت نے ”بہشتی زیور“ سے تھانوی جی کی کھول کر دکھائی: حصہ اول میں لکھا: جو کفر پر راضی رہے، کفر کو پسند کرے وہ بھی کافر ہے۔

جب اس شخص کا کفر آپ کو مسلم ہے اور تھانوی جی اسے پسند کر کے تسلی بخش بتا رہے ہیں تو ”بہشتی زیور“ حصہ اول کی رو سے آپ کو تھانوی جی کا کافر ہونا بھی ماننا پڑے گا۔

راندیری جی اس کے جواب میں بھی مبہوت رہ گئے۔ درمیان مناظرہ میں بار بار گھبرا گھبرا کر مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے صدر کہنے لگتے تھے: ”کفر و اسلام کی بحث کو چھوڑو علم غیب سچا مناظرہ کرو۔“

سچا حالانکہ شرائط مناظرہ جن کی منظوری مولوی محمد حسین صاحب راندیری اور حضرت شیر پیشہ اہل سنت دونوں کے دستخط ہونے ان میں پہلی شرط یہ ہے: موضوع مناظرہ یہ ہوگا کہ علمائے دیوبند کے کفر و عدم کفر پر گفتگو ہوگی، علمائے دیوبند کے کفر کے مدعی، علمائے بریلی ہوں گے، مدعا علیہ، علمائے دیوبند ہوئے، اسی سے ثابت ہے کہ راندیری جی کے تمام سوالات موضوع مناظرہ سے خارج اور محض ہملات اور خرافات تھے، جن کا جواب دینا شرائط مناظرہ کے خلاف تھا، اسی طرح اگر راندیری جی اپنا مسلمان ہونا ثابت کر دیتے اور اپنا اور اپنے بڑوں کا کفر اثبات دیتے تو ”علم غیب“ اور دوسرے مسئلوں پر بحث کرنے کا حق ہوتا۔

20

مگر اہل سنت کے مناظر حضرت شیر پیشہ سنت نے راندیری جی کو اپنے آگے سے بھاگنے نہ دیا اور ان کی دکھتی رگ پر برابر نشتر پر نشتر لگاتے رہے جس سے آخر وہ گھبرا کر پریشان ہو گئے جہاں و عوام وہابیہ فتنہ و فساد پر آمادہ ہو گئے کہ اپنے مولویوں کی نہایت بدترین ذلت و رسوائی کی شرمناک شکست کو فساد کے پردہ میں چھپا دیں مسوع ہوا کہ اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا تھا کہ یہ انتہائی درجہ کی عاجزی و مجبوری اور بے شرمی کو دیکھ کر ان ہی صاحبوں کے صدر صاحب نے مناظرہ ختم کرا دیا۔

الغرض! تقریباً چار گھنٹے مناظرہ جاری رہا حضرت شیر پیشہ سنت کے پانچ اعتراضات قاہرہ تھے جو آپ ملاحظہ فرما چکے راندیری جی نے دو پرتو کچھر لیس بھی کی اور ۱۵۴ تین کو ہاتھ نہ لگایا وہ تینوں ان پر اخیر تک قائم رہے اور اب تک ہیں اور ہمیشہ وہ تینوں ان پر سوار رہیں گے۔ مگر اہل سنت کے مناظر حضرت شیر پیشہ سنت نے راندیری جی کو اپنے آگے سے بھاگنے نہ دیا اور ان کی دکھتی رگ پر برابر نشتر پر نشتر لگاتے رہے جس سے آخر وہ گھبرا کر پریشان ہو گئے جہاں و عوام وہابیہ فتنہ و فساد پر آمادہ ہو گئے کہ اپنے مولویوں کی نہایت بدترین ذلت و رسوائی کی شرمناک شکست کو فساد کے پردہ میں چھپا دیں مسوع ہوا کہ اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا تھا کہ یہ انتہائی درجہ کی عاجزی و مجبوری اور بے شرمی کو دیکھ کر ان ہی صاحبوں کے صدر صاحب نے مناظرہ ختم کرا دیا۔ الغرض! تقریباً چار گھنٹے مناظرہ جاری رہا حضرت شیر پیشہ سنت کے پانچ اعتراضات قاہرہ تھے جو آپ ملاحظہ فرما چکے راندیری جی نے دو پرتو کچھر لیس بھی کی اور تین کو ہاتھ نہ لگایا وہ تینوں ان پر اخیر تک قائم رہے اور اب تک ہیں اور ہمیشہ وہ تینوں ان پر سوار رہیں گے۔

21 دو اعتراضوں کے جواب میں جو راندیری جی نے حرکات دکھائیں ان کی قاہرہ ناز برداریاں برابر ہوتی رہیں ایک بات خاص راندیری جی کی ہمارے ذکر کے قابل ہے کہ ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک دو گھنٹہ کھانا کھانے نماز پڑھنے کے لیے دئے گئے راندیر کے دیوبندی صاحبوں نے دونوں گھنٹے حدیثوں سے وہ باتیں ڈھونڈنے میں صرف کر

دیئے جن سے اپنے دھرم کے موافق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی تو بین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ناپاک الزام لگا دیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسلمانو! اللہ انصاف!! وہابیوں، دیوبندیوں پر حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بین کا الزام قائم ہے، راندیری وہابیوں کے دلوں میں اگر ذرہ برابر ایمان ہوتا تو فوراً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر سر جھکا دیتے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھانوی کا دامن چھوڑ کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیتے، مگر انہوں نے توبہ کرنے کے بدلے یہ کہنا شروع کر دیا کہ: تھانوی نے تو بین کی تو کیا ہوا؟ دیکھو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو بین کی ہے، والعیاذ باللہ۔ اس سے بڑھ کر سعادت مند بیٹا کون ہوگا جس پر شراب پینے کا الزام ہو وہ توبہ تو نہ کرے بلکہ یوں کہے میں تو شراب ہی پیتا ہوں میرا باپ تو ننگا ہو کر ناچتا تھا اور پھر وہ بھی محض جھوٹ بولے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ راندیری جی نے بخاری شریف سے صلح حدیبیہ کی حدیث پڑھ کر کہا: ”حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی صلح کر لی جس سے ناک کٹ گئی۔“

۱۵۵

حضرت شیر پیشہ سنت نے پوچھا: ”ناک کٹ گئی“ یہ کون سے لفظ کا ترجمہ ہے؟“ راندیری جی نے بکمال حیا داری کہہ دیا: ”یہ تو میں نے اپنی طرف سے اپنے محاورے میں کہہ دیا تھا۔“

پھر بخاری شریف سے حدیث قرطاس پڑھی اور ”اھجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ کا ترجمہ کر دیا کہ: ”عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدیان بکا؟۔ لعن اللہ تعالیٰ قائلہا و قابلہا سائر الدھر۔“

22

حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا: ”جھوٹ ہے یہ ترجمہ ہرگز نہیں ہے وہابی کو تو ہر بات میں توہین ہی نظر آتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے جدائی اختیار فرمائی ہے؟“، یعنی حضور کی مدد اور رحمت تو ہر وقت ہمارے ساتھ ہے ہم گمراہ نہ ہوں گے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کو خلیفہ و امام نہ بنائیں گے پھر سرکار کو ایسے وقت تکلیف دینا مناسب نہیں۔ رافضی آپ سے بہت خوش ہوں گے وہ بھی اسی حدیث کو پیش کر کے یہی ملعون ترجمہ کرتے ہیں اور معاذ اللہ آپ ہی کی طرح سے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر توہین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ناپاک الزام دھرتے ہیں، مگر آپ میں اور رافضیوں میں فرق ہے ملعون و رافض اس حدیث کا یہ ناپاک ترجمہ کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کو جائز نہیں کہتے بلکہ توہین کو کفر ہی جانتے ہیں، اور اسی بنا پر معاذ اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر کہتے ہیں، اور آپ اس حدیث کا یہ غبیث ترجمہ کر کے معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کو جائز ثابت کرانا چاہتے ہیں، ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

۱۵۶

راندیری جی شرمندہ تو ہوئے، اپنے اشتہار میں اس حدیث کا نام نہ لیا مگر تو بہ کی توفیق نہ ہوئی۔ راندیری جی نے بخاری شریف کی یہ حدیث پیش کی کہ عبد اللہ بن ابی ابن سلول منافق کے جنازہ پر جب حضور نے نماز پڑھنی چاہی تو ”اخذ ثوبہ“ کا ترجمہ راندیری جی نے یہ گڑھا: ”عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کپڑا پکڑ کر کھینچ لیا۔“

حضرت شیر پیشہ سنت نے فرمایا: ”اخذ ثوبہ“ کا ترجمہ تو یہ ہے کہ حضور کا دامن یا کپڑا پکڑ لیا۔ پھر ان کا دامن نہ پکڑیں تو کس کا دامن تھا میں حضور ہی کا دامن کرم تو سارے جہاں کے ہاتھ میں ہے ”پکڑ کر کھینچ لیا“ یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے؟۔“

23

راندیری جی نے بکمال غیرت صاف کہہ دیا: ”یہ میں نے اپنی زبان میں کہہ دیا تھا۔“

”راندیری جی نے بخاری شریف ”کتاب الامانات“ سے ”حدیث افک“ پیش کی اور ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر یہ تہمت دھردی کہ فرمایا: ”میں حضور کی تعظیم کے لیے نہ کھڑی ہوں گی نہ حضور کی تعریف کروں گی۔“ حالاں کہ اس سے پہلے یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے اور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت سنائی کہ ”احمدی اللہ فقد برئک اللہ“ اللہ کی تعریف کرو کہ اس نے تمہاری براءت نازل فرمادی، والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”کھڑی ہو۔“ ام المومنین نے جواب دیا: ”میں ابھی کھڑی نہ ہوں گی بلکہ پہلے میں اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گی، یعنی میں سرکار کا حکم کہ ”خدا کی حمد کرو“ یہ بجا لاؤں گی۔ بات یہ ہے کہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبوبہ ہیں یہ بھی ایک ناز محبوبیت تھا، اب جو شخص اس حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا جائز ثابت کر دے اس سے بڑھ کر کافرون؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۱۵۷

مسلمانو مسلمانو! اے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت پر قربان ہونے والو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو ساری امت سے افضل و اعلیٰ ہیں، بلکہ باجماع امت قیامت تک کے سارے اولیاء، شہداء، انواء، اقطاب، ابدال مل کر بھی کسی ایک ایسے صحابی کے برابر نہیں ہو سکتے، جس نے ساری عمر کفر و شرک میں گزاری ہو اور صرف ایک نظر محبوب کبریا رحمت دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جمال پاک کو ایمان کے ساتھ دیکھا ہو اور پھر ایمان کے ساتھ دنیا سے تشریف لے گیا ہو۔

افسوس! صد افسوس!! تھا نوی جی کا کفر بچانے کے لیے صحابی، نہ صرف صحابی بلکہ بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سارے صحابہ کرام سے افضل صحابی سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی کیسا منہ کھول کر۔ معاذ اللہ۔ کفر کا بہتان باندھا جا رہا ہے؟

24

سوچو! سوچو!! سنہلو! سنہلو!! دیکھو!!! تھانوی کی محبت اس قدر ان پر غالب ہے کہ اس کے پیچھے ام المومنین وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کا افترا جزا جا رہا ہے یعنی تھانوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظمت و عزت کو گالی دی تو کیا برا ہوا؟ دیکھو! ام المومنین وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گستاخی کی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مسلمانو! اب تم خود ہی دیکھ لو یہ ہے راندیری کے دیوبندی مولویوں کا ایمان، یہ ہے ان کا دھرم۔

۱۵۸

آہ اے گستاخان! گستاخیوں کا مزہ قیامت کے دن چکھو گے، صدیقہ وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کفر کا ملعون بہتان باندھنے کا بدلہ پاؤ گے، تھانوی کی دم پکڑنے کی حقیقت دیکھو گے، اس وقت تو ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ تم کو جہنم کے دردناک عذاب کی بشارت ہے، لعنت الہی تم جیسوں کی تاک میں ہے، تھانوی سے، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین دیکھ کر اسے نہیں چھوڑتے، اس مذہب سے تو بے نہیں کرتے بلکہ اس ملعون کفر کو صدیقہ طاہرہ وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچاتے ہو، اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟۔ ارے ذرا تو شرم کرو! کچھ تو حیا سے کام لو! کہاں تھانوی؟ اور کہاں صدیقہ وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عالی سرکار؟؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ.

حضرت شیر پیٹھہ سنت نے ایک مختصر جواب یہ فرمایا تھا: ”ان احادیث میں معاذ اللہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین آپ کے نزدیک ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو صاف اقرار کیجیے کہ آپ کے دھرم میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی معاذ اللہ، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کی۔ اور اگر ان احادیث میں توہین نہیں جیسا کہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے تو اس سے ”حفظ الایمان“ کی عبارت کا توہین نہ ہونا کیوں کر ثابت ہوا؟“ راندیری جی اس کے جواب میں گنگ

25

رہے۔ والحمد للہ رب العلمین .

جب مناظرہ اس طرح ختم ہوا تو حضرت شیر پیشہ سنت اور حضرت واعظ اسلام اور دوسرے علمائے اہل سنت، ہزاروں سنیوں کے مجمع کے ساتھ

اللہ اکبر! یا رسول اللہ! یا غوث! یا علی! الحمد!

کے نعروں میں ان کے مدرسہ محمدیہ سے مظفر و منصور، اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت و حفاظت و رحمت کے سایہ میں واپس تشریف لائے۔ اور حضرات تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات طیبہ کے حضور حاضر ہو کر تمام حضرات اہل سنت نے دست بستہ کھڑے ہو کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دربار میں صلاۃ و سلام عرض کیا اور بخیر و خوبی سورت تشریف لائے۔

۱۵۹

اس مناظرہ سے بہت لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں چند طالب علم صاحبوں نے جو دیوبندیوں کے مدرسہ راندیر میں پڑھتے تھے اس مدرسہ سے اپنے اپنے نام خارج کرالئے۔ کئی حضرات نے مذہب و ہابیت سے رجوع کی ایک صاحب جو تھانوی کے مرید سے بیعت تھے انہوں نے وہ بیعت توڑ دی اور حضرت شیر پیشہ سنت کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ، قادریہ، برکاتیہ، رضویہ میں داخل ہو گئے۔ واللہ الحمد۔ اگرچہ مناظرہ میں صرف وہی سو (۱۰۰) حضرات تھے، جن کے پاس ٹکٹ تھے، مگر سنی بھائیوں کا انبہ کثیر مقام مناظرہ سے باہر، مناظرہ سننے کے اشتیاق میں کان لگائے کھڑا تھا اور تقریروں کی آواز جو باہر جاتی تھی اسی سے حظ اٹھا رہا تھا۔

26

اب اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے امید ہے کہ کچھ دنوں تک اگر راندیر کے دیوبندیوں، دیوبندیوں کو حیا، غیرت، شرم ہوگی تو سر نہ اٹھائیں گے۔ اور یہ مناظرہ راندیر کی تاریخ میں ان شاء اللہ ایک مبارک یادگار رہے گا، جسے یاد کر کے ہر وہابی، دیوبندی

کی حلق میں خارر ہے گا اور اسے دیکھ کر ہر نجدی ذلیل و خوار رہے گا۔ وہابیہ راندیر ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے: ”راندیر کی ساری سنی بوہروں کی جماعت دیوبندی عقائد کے معتقد ہے“ مگر ان واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ سنی بوہرہ کہلانے والی جماعت میں چند ہی ایسے لوگ ہیں جو وہابی، دیوبندی ہو گئے ہیں ورنہ راندیر ہی کے اکثر سنی حضرات بوہرہ، وہابی نہیں۔ وہابیوں کا یہ جھوٹ بھی کھل گیا۔

یہ مقدس جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف کی بے شمار برکات میں سے ایک برکت جلیلہ ہے، مولیٰ عزوجل اس مقدس جامعہ رضویہ کو دن دوئی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، اس سے بہترین حامیان دین و سنت پیدا فرمائے، اس کے طلبہ کو شیران پیشہ سنت بنائے، بد مذہبی، گمراہی، نجدیت و ہابیت، دیوبندیت کو اس کے ذریعہ مٹائے، مسلمانوں کو دامے درمے قدمے سخنے اس کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ذیل میں ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لیے دو نظمیں درج کرتے ہیں۔ جن میں ایک توفیق مناظرہ پادرہ پر، دربار حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض شکریہ ہے اور دوسرا ایک قصیدہ ہے جس میں مناظرہ راندیر کا مختصر نوٹ ہے۔

وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ
الْجَمِيلِ وَرَسُولِهِ الْجَلِيلِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ وَحَزْبِهِ وَعُلَمَاءِ
مِلَّتِهِ وَأَوْلِيَاءِ أَمَّتِهِ وَمَجْدَدِي دِينِهِ وَجَمَاعَتِهِ وَبَارَكَ وَسَلِّمْ
بِالتَّبَجِيلِ. آمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَآخِرُ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ .

بر فتح مناظرہ پادریہ

شکریہ بجناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

منہاجانب: سید قطب الدین صاحب نیر بڑودوی

۱۶۱

حمایت مان لی ہے میرے جی نے یا رسول اللہ دلائی ہے یہ نصرت آپ ہی نے یا رسول اللہ رہے ہیں اہل سنت آپ کے دامن سے وابستہ ہر ایسا ہے نہیں ان کو کسی نے یا رسول اللہ دکھایا آپ کی امداد سے میدان میں نیچا ثناء اللہ کو حشمت علی نے یا رسول اللہ اسی وقت آپ نے امداد و نصرت آ کے فرمائی پکارا جب ہماری بے کسی نے یا رسول اللہ حمایت سے تمہاری شیر بھی گیدڑ نظر آیا یہ کی چارہ گری بے چارگی نے یا رسول اللہ محرک وجد کی یہ ہے جسے امداد کہتے ہیں کیا ہے آج بے خود اس خوشی نے یا رسول اللہ

عقیدہ ہے یہ نیر کا بھم اللہ دشمن کو

کیا نادم تمہاری دشمنی نے یا رسول اللہ

28

تبصرہ بر مناظرہ راندیر

جو شیر پیشہ سنت مولانا، مولوی، حافظ، قاری، ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی صاحب قادری، رضوی، لکھنوی اور مولوی محمد حسین راندیری کے درمیان ہوا۔

سنیو! تم کو مبارک حق کا غلبہ ہو گیا
 مصطفیٰ پیارے کے دشمن ہو گئے خوار و ذلیل
 بول بالا حق کا منہ باطل کا کالا ہو گیا
 خوب ہی چمکی ضیائے مصطفیٰ راندیر میں
 سنیوں کی فتح کا ہر سمت چرچا ہو گیا
 شیر سنت کے مقابل جم سکے روباہ کیا
 یار رسول اللہ! کہنا جس دھرم میں شرک ہے
 داخلے کی اپنی مسجد میں اجازت ہی نہ دی
 تیغ حق سے نجدیوں کا ذبح دُنبہ ہو گیا
 تھے مناظر پہلے تو در بھنگی و کاکوروی
 المدد یا فوج دار! ان کا وظیفہ ہو گیا
 نو جمادی الآخرہ تھی اور دن ہفتہ کا تھا
 ان کی مسجد تھی کہ ان کا گھر زنا نہ ہو گیا
 شیر سنت نے کیے راندیری پر پانچ اعتراض
 ایک بھی ان میں نہ آیا رعب حق کا ہو گیا
 تھانوی نے حفظ الایمان میں یہ مضمون ہے لکھا
 ظلمت باطل مٹی حق آشکارا ہو گیا
 تھانوی کو جو نبوت دے پڑھے اس پر درود
 کانپ اٹھا راندیری اس کے تن میں رعشہ ہو گیا
 علم ہر اک جانور کا مثل مولیٰ ہو گیا
 تھانوی جی ہو کے خوش اس کو تسلی دیتے ہیں
 کفر بکتا ہی رہے دن بھر یہ سودا ہو گیا
 ”عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ“ خدا جس کو کہے
 کہتے ہیں مرشد تمہارا حق کا شیدا ہو گیا
 علم شیطان کو بڑھائیں علم سرور کو گھٹائیں
 اردو میں شاگرد وہ بھی دیو کا بندہ ہو گیا
 کفر بکتا کفر لکھنا ان کا شیوہ ہو گیا

خواب گھڑھتے ہیں کہ گھر میں آئیں ام المؤمنین جو رو سے تعبیر دیں کیسا عقیدہ ہو گیا
دوپہ تو کچھ ریز بھی کی تین ان پر رہ گئے پھر بھی دعویٰ ہے کہ ان کا بول بالا ہو گیا
مکہ اور طیبہ کے فتوؤں کے مقابل پیش کی المہند ثابت اس کا جھوٹا ہونا ہو گیا
حفظ الایمان کی عبارت المہند میں نہیں المہند ان کے ہی دامن کا دھبا ہو گیا
جھوٹ کہنا جھوٹ لکھنا جھوٹ کھانا پینا جھوٹ اوڑھنا جھوٹ اور جھوٹ ان کا کچھونا ہو گیا
گر نہ تھی تو بین تو اس میں تغیر کیوں کیا المہند ان کے ہی ماتھے کا ٹیکا ہو گیا
بولے تھے حریم کی اس میں بھی مہر ہیں پچاس مہریں تھیں کل تین جھوٹا ان کا دعویٰ ہو گیا
مالکی مفتی اور ان کے بھائی نے واپس لی مہر نقل ہے موجود ظاہر ان کا دھوکہ ہو گیا
چار پایوں کو ہے علم غیب اس کا کیا ثبوت؟ حضرت راندیری کو یہ سن کے سکتے ہو گیا
علم سرور کی طرح حیواں کو مانے علم غیب کفر بکنے کے لیے ”ایسا“ کا پردہ ہو گیا
جب کہا ہے آپ کی صورت گدھے کتے کی سی آستینیں چڑھ گئیں ایک اک کولرز ہو گیا
جس عبارت میں نہ مائیں شاہ کی تو ہیں وہ کفر ویسی ہی ان کو کہی جائے تو حملہ ہو گیا
سنیو! انصاف، کیا اسلام اسی کا نام ہے؟ ان کا رتبہ سرور عالم سے بالا ہو گیا
دوپہر کے دو جو گھنٹے نجدیوں کو مل گئے ڈھونڈھنا تو ہیں حضرت ان کا حصہ ہو گیا
اہل سنت عظمت شہ ڈھونڈھتے ہیں ہر جگہ کسر شان شہ وہابی کا طریقہ ہو گیا
لہ المہند ہیں خرم بندگان مصطفیٰ نجدیوں کے گھر میں ماتم شور برپا ہو گیا
دو گدھوں کا بوجھ بھر کر کیا کتابیں لائے تھے لیچھے کفر ان کے سر کفروں کا گٹھا ہو گیا
سنیو! خوشیاں مناؤ یا رسول اللہ کہو مصطفیٰ کے در سے حاصل تم کو صدقہ ہو گیا
مصطفیٰ پیارے کے بندوں نے کیا اظہار حق سنیوں کی فتح کا ہر گھر میں چرچا ہو گیا

پڑ گئی بل چل وہابیو! قیامت آگئی نعرہ یا غوث! بھی محشر کا نقشہ ہو گیا
 ذریات شیخ نجدی آج کیوں مغموم ہے صور اس کو "یا رسول اللہ!" کا نعرہ ہو گیا
 نام لیوا غوث اعظم کے ہوئے ہیں فتح مند غوث اعظم کا جو دشمن تھا وہ رسوا ہو گیا
 قادری انوار چمکے خوب ہی راندیر میں ظلمت باطل مٹی کا نور اندھیرا ہو گیا
 دیوبندی کس لیے کہتے ہیں اپنے آپ کو بحث میں راندیر کی حل یہ معمہ ہو گیا
 علم مولیٰ ماننا زہر ہلاہل ہے انہیں دیو کا علم وسیع ان کو گوارا ہو گیا
 دیو کے بندے ہیں اس کا کھاتے اس کا گاتے ہیں ہے وہ سنی جو رسول اللہ کا بندہ ہو گیا
 گالیاں دیتے ہیں لکھتے چھاپتے ہیں اشقیا گالیاں دینا وہابی کا وتیرہ ہو گیا
 دیو کے بندوں کے گھر میں آج ماتم ہے ہواہل سنت کی ظفر کا نصب جھنڈا ہو گیا
 شکر کر خنجر خدا و مصطفیٰ و غوث کا نجدی کا راندیر میں سر آج نیچا ہو گیا

شکر کر خنجر خدا و مصطفیٰ و غوث کا

سینوں کا پھر یہاں ایمان تازہ ہو گیا

ختم شد

۱۳.....۲۴

وَلِلّٰهِ الْحَمْد

ضَمِيمَه
مسمی بنام تاریخی

شکست و هابیه بددین راندر

۴۴ ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ سوالات و مطالبات جو مناظرہ راندیر میں حضرت شیر پیٹھ سنت نے پیش کیے۔ اور راندیری جی ان کا جواب نہ دے سکے۔

(۱)..... جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوبندی مولویوں سے مل کر اردو زبان آجانا بتائے اس نے حضور کی توہین کی یا نہیں؟ اور وہ کافر ہے یا نہیں؟

(۲)..... ”براہین قاطعہ“ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد شیطان کے لیے علم غیب بتایا اس کا مصنف کافر مرتد ہے یا نہیں؟

(۳)..... ”الامداد“ صفر ۱۳۳۵ھ میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تشریف لانا کشف میں گڑھا اور تعبیر یہ دی کہ کمسن بیوی ملے گی، اس میں تھانوی نے توہین کی یا نہیں؟

(۴)..... حکم اور اطلاق دونوں ایک ہیں یا دونوں میں کچھ فرق ہے؟

(۵)..... اگر دونوں میں فرق ہے تو ”حفظ الایمان“ میں تھانوی جی نے حکم کا لفظ بولا اور اٹیٹھوی جی نے اطلاق بنا دیا یہ تحریف ہوئی یا نہیں؟

(۶)..... جب کہ ”حفظ الایمان“ کی اصل عبارت ”المہند“ میں نہیں لکھی گئی تو اس کا سبب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اٹیٹھوی جی بھی جانتے تھے کہ ”حفظ الایمان“ میں ضرور کفر و توہین ہے اگر علمائے حریمین کے سامنے اصل عبارت پیش کر دی گئی تو پھر وہی کفر کا فتویٰ ملے گا۔

(۷)..... ”حفظ الایمان“ کی اصل عبارت ”المہند“ میں نہیں پیش کی گئی اور ”حسام الحرمین شریف“ میں اصل عبارت تھانوی کی پوری لی گئی ہے۔ جس پر علمائے حریمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دے دیا ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ ”حسام الحرمین شریف“ صحیح و معتبر و مستند کتاب ہے اور ”المہند“ جھوٹی جعلی بناوٹی مصنوعی کتاب ہے۔

(۸)..... ”شرح مواقف“ میں ”کما أقررتم به اور حیث جوز تموه“

فرما کر یہ بتایا کہ سونے والوں، بیماروں، ریاضت کرنے والوں کو علم غیب ہونا فلاسفہ کا مذہب ہے، شارح مواقف اسے رد فرما رہے ہیں اس سے ”حفظ الایمان“ کے گھاؤ میں بتی نہ ہوئی ”حفظ الایمان“ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں جانوروں سے ملارہی ہے۔

(۹)..... اگر ”حفظ الایمان“ کی عبارت میں توہین نہیں تو تھانوی کے لیے بھی

ایسی ہی عبارت لکھ دی جائے کہ تھانوی کو کل علم نہیں بلکہ بعض علم ہے۔ اس میں تھانوی کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم تو گدھے، کتے، سور، الو کو بھی ہے۔

۱۶۸

(۱۰)..... اگر بقول ”بسط البدنان“ لفظ ”ایسا“ ہمیشہ تشبیہ کے لیے نہیں آتا اور اگر

تشبیہ ہو بھی تو من بعض الوجوه اور اس میں کوئی توہین نہیں۔ تو کیا ہم آپ کو کہہ سکتے ہیں؟ کہ: آپ کی صورت آپ کی ناک کی کیا تخصیص ہے؟ ایسی صورت تو گدھے، کتے کی بھی ہے۔ ایسی ناک تو الو، سور کے لیے بھی ہے۔

(۱۱)..... ”حفظ الایمان“ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں،

جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا اور ”بسط البدنان“ میں ایسا کہنے والے کو کافر کہا۔ تو تھانوی نے اپنے منہ اپنے آپ کو کافر کہا یا نہیں؟۔

(۱۲)..... کس آیت کریمہ، کون سی حدیث شریف، کس دلیل شرعی سے ثابت

ہے کہ جانوروں کو بھی علم غیب ہے؟۔

3

(۱۳)..... جاگتے ہوئے ہوش میں دن بھر تھانوی کو نبی و رسول کہنا، اس کا کلمہ

درو دچنا اور بے اختیاری زبان کا عذر کرنا کفر ہے یا نہیں؟

(۱۴)..... اگر کفر ہے تو تھانوی جی نے اسے پسند کیا، اس پر راضی رہے۔ اور جو

کفر پر راضی رہے وہ بھی کافر، جیسا کہ بہشتی زیور حصہ اول میں خود تھانوی نے لکھا ہے تو تھانوی کافر ہوا یا نہیں؟

(۱۵)..... ”المہند“ میں اقرار ہے کہ مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے اپنی تصدیقیں، مہریں واپس لے لیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں حضرات نے ”المہند“ کو قابل تصدیق نہ جانا اور ان پر انیٹھوی کی عیاری کھل گئی۔ باوجود اس اقرار کے ان دونوں حضرات کی تصدیقوں کی نقل کر لانا سخت فریب اور دھوکہ ہے یا نہیں؟

(۱۶)..... ان دونوں تصدیقوں کو شمار کر کے بھی پانچ تصدیقات حرمین طہیین کی ”المہند“ میں ہیں۔ باقی تمام تصدیقات علامہ برزنجی کے رسالہ پر ہیں، انیٹھی جی اس رسالہ سے اول آخر درمیان سے کتر بیونت کر کے کچھ نقل کر لائے اور جتنی تصدیقیں اس پر تھیں سب ”المہند“ پر اتار لائے کہ عوام سمجھیں کہ یہ سب تصدیقیں ”المہند“ پر ہیں۔ یہ عیاری مکاری ہے یا نہیں؟

(۱۷)..... کیا کبھی دنیا میں ایسا واقعہ گزرا ہے کہ کوئی شخص دن بھر ہوش و حواس کے ساتھ کفر بکتار ہا ہو اور شام کو کہہ دے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی؟

(۱۸)..... کیا اگر کوئی شخص دن بھر تھانوی کو ماں بہن کی گالیاں دیتا رہے اور شام کو کہہ دے: میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی، میں تو آپ کی تعریف کرنا چاہتا تھا مگر میری زبان میرا کہنا نہیں مانتی تھی، آپ کو گالیاں ہی دیے جاتی تھی۔ کیا تھانوی جی اس کا یہ عذر قبول کر لیں گے؟

(۱۹)..... رافضی بھی۔ معاذ اللہ۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کا ناپاک اتہام دھرتے ہیں۔ راندیری جی نے بھی ”اھجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ کا یہ ناپاک ترجمہ گڑھا کہ۔ معاذ

اللہ۔ ”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈیاں بکا“۔ لعنة اللہ علی قائلہ وقائلہ اور اس طرح حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کا الزام لگا دیا۔ اب کیا راندیری جی رافضی نہ ہوئے؟ کیا رافضی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

(۲۰)..... بلکہ رافضی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کو جائز نہیں کہتے، سرکار کی توہین کو کفر ہی جانتے ہیں اور وہابیہ راندیریہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کا اتہام باندھ کر حضور کی توہین کو جائز کر رہے ہیں۔ تو راندیری جی رافضیوں سے بڑھ کر کافر ہوئے یا نہیں؟

۱۷۰

(۲۱)..... جب تھانوی کی محبت راندیری جی کے دل میں اس قدر جا گزریں ہے کہ اس کا کفر دیکھتے ہیں، بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں اس کی گستاخی، گندی گالی پر آگاہ ہوتے ہیں مگر توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین ہو تو کوئی حرج نہیں۔ سرکار مدنبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دامن چھوٹ جائے کچھ پرواہ نہیں۔ مگر تھانوی جی کی دُوم ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ تھانوی سے نہیں کہتے کہ تم توبہ کر لو خود اس کی دم نہیں چھوڑتے۔ بلکہ اب ساری کوششیں اس میں صرف ہو رہی ہیں کہ۔ معاذ اللہ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین کرنی کسی طرح جائز ثابت ہو جائے۔ تھانوی کے کفر کو اسلام بنانے کے لیے فاروق اعظم و ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کفر توہین کا ملعون افترا اجڑ دیا جاتا ہے۔ ارے! کہاں تھانوی اور کہاں فاروق و صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بلند وبالاسرکار، اور پھر بھی دعویٰ اسلام باقی ہے برابر مسلمانی پر منہ مارے جاتے ہیں۔ ارے! اس سے بڑھ کر ڈبل کافروں ہوگا جو تھانوی کی بگڑی بنانے کے لیے ایسی عظیم و رفیع سرکاروں پر کفر توہین تھوپ دے، کیا کافر کی پیٹھ پر دُوم ہوتی ہے؟

5

آخری گزارش

پیارے سنی بھائیو! اس وقت راندیر کے مناظرے سے وہابیت، دیوبندیت کے قلعوں میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔ پریشان ہیں، حیران ہیں کہ کس طرح اپنا کفر اٹھائیں، کیسے بگڑی بنائیں۔ اشتہاروں، اخباروں میں اچھل کود رہے ہیں کہ کسی طرح بھرم رہ جائے بمبئی کے وہابیہ بھی ان ہی کے پیچھے ہو کر ناچ رہے ہیں آج ایک جاہل کی ملعون تحریر پیش نظر ہے کہ حضور پر نور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ”تمہید ایمان“ صفحہ ۳۴ پر ”سُجُن السَّبُوح“ سے نقل فرمایا کہ: حاشا للہ، حاشا للہ، ہزار ہزار بار حاشا للہ، دیوبندیوں کی تکفیر میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور میں تو انھیں ابھی تک مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔ راندیری نے فرمایا کہ مولوی حشمت علی صاحب! کیا آپ اپنے گرو کی نافرمانی گوارا کریں گے؟۔

۱۷۱

اولاً: یہ بات مناظرہ میں کہی نہیں تھی ابھی حال کے ”یوحیٰ بعضہم الیٰ بعض زخرف القول غرورا“ کا نتیجہ ہے۔

ثانیاً: اس عبارت میں دیوبندیوں کا لفظ نہیں بلکہ مقتدیوں اور مدعیان جدید کا لفظ ہے۔

ثالثاً: مال غیرت اور نہایت بے شرمی تو یہ ہے کہ ہاتھ میں چراغ لے کر چوری کرنے جائے، اس جاہل کو یہ خیال نہ ہوا کہ جب مسلمان اصل کتاب ”حسام الحرمین شریف“ اور ”تمہید ایمان“ کو دیکھیں گے تو اس جاہل ارجہل کی جہالت دانی، شرم دانی پر کئی ہزار بار تھوکیں گے۔

6

ارے بے دینو! ”تمہید ایمان“ میں تو قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ سے

دیوبندیوں کا کفر ثابت کیا ہے اور یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص دیوبندیوں کے کفر پر آگاہ ہو کر انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔ ہاں! ”سبحن السبوح شریف“ میں بے شک یہ مضمون ہے اور ”تمہید ایمان“ میں بھی نقل فرمایا ہے مگر تمہیں ”ابھی تک“ کا اتنا بڑا موٹا لفظ نہ سوچھا کیا لنگوہی جی کی محبت آنکھیں تمہاری بھی لے گئی؟ ارے کم بختو! ”سبحن السبوح شریف“ ص ۱۳۰ھ کی تصنیف ہے اس وقت تک اصل ”براہین قاطعہ“ حضور پر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک نہ پہنچی تھی، کسی شخص نے اس کی عبارت متعلق امکان کذب نقل کر کے بھیجی اور فتویٰ چاہا۔ اس کے جواب میں ”سبحان السبوح شریف“ تحریر فرمائی گئی اسی لیے اس وقت تحریر فرمایا کہ ”ابھی تک مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔“

۱۷۲

اسی طرح جس وقت تک قادیانی کے کفریات خود اس کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائے تو ”السوء والعقاب“ میں یہی حکم فرمایا کہ ”اگر مرزا سے یہ کفریات ثابت ہوں تو یقیناً کافر۔“ پھر جب ان خبیثوں کی تمام تصانیف پیش نظر انور ہوئیں تو ۱۳۲۰ھ میں قادیانی، لنگوہی، نانوتوی، انیسٹھوی اور تھانوی پر فتویٰ دیا کہ ”یہ لوگ کافر اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔“ کہو اب بھی سمجھے اگر اب بھی نہ سمجھے تو تمہیں خدا سمجھے۔

کیوں وہابیو! دیوبندیو! ”سبحان السبوح“ سے تمہارے زخم کی کیا مرہم پٹی ہوئی؟ وہ دیکھو! محمدی سلاح خانہ کی مقدس شمشیر بے نیام ”حسام الحرمین“ نے دیوبندیت کا کام تمام کر دیا۔ و الحمد للہ رب العلمین۔

وہابیوں، دیوبندیوں کو اعلان

ہاں ہاں راندیر کے وہابیو! اور بمبئی کے دیوبندیو! جھوٹ بولنے، جھوٹ لکھنے سے تمہارا کفر اسلام نہیں بن سکتا۔ اب اگر کچھ حیا، غیرت، جرأت، ہمت دکھاتے ہو، تو تمہیں گنگوہی جی کی آنکھوں کی قسم۔ تمہیں تھانوی کے فرار کی قسم۔ تمہیں انیسٹھوی کی عیاری، مکاری اور دروغ گوئی کی قسم۔ تمہیں تمہارے ناپاک دھرم کی قسم کہ جھوٹی باتیں نہ بناؤ۔ اخباروں، اشتہاروں میں شور و غوغا نہ مچاؤ۔ مناظرہ راندیر میں جو اکیس مطالبات قاہرہ سارے دیوبندیوں پر سوار ہوئے انہیں اپنی پیٹھ پر سے اٹھاؤ۔ اپنے بڑے پیشوا بکھر چر تو حید لیے شیخ نجدی ابلیس ملعون سے بھی زور لگواؤ۔ اپنے اوپر سے کفر کے الزام ہٹاؤ۔ اپنے ماتھوں سے کفر کے کالے ٹیکے مٹاؤ۔

۱۷۳

”فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُ ذَهَابِهَا النَّاسُ

وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ“

اگر تم اتنا نہ کر سکو۔ اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ تم سے ہرگز یہ بات نہ ہو سکے گی۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں وہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی توہین کرنے والوں، کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔